اے کاش

فضول گوئی کی

عادت نکل جائے

22-February-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

www.dawateislami.net

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ (1)

یا نبی! بے کار باتوں کی ہو عادت مجھ سے دور
بس دُرُودِ پاک کی ہو خُوب کثرت یارسول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى محمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل

---

1 ۔۔۔ کنزالعمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ ۔۔۔ الخ، الجزء ۱، ۱/۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یقیناً زبان (Tongue) **اللہ** پاک کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، جو شخص اس نعمت کا اچھا استعمال کرتا ہے تو اس سے دُنیا میں بھی فائدہ اُٹھاتا ہے اور آخرت میں بھی اس کی برکتیں دیکھے گا۔ لیکن جو اپنی زبان کو کھلی آزادی دے کر اس کی لگام ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے تو وہ دنیا و آخرت میں ذِلَّت و رُسوائی کا مُنہ دیکھتا ہے۔ آج ہم زبان کی حفاظت سے مُتَعَلِّق مختلف مدنی پھول سُننے کی

www.dawateislami.net

سعادت حاصل کریں گی، آیئے ! سب سے پہلے ایک ایمان افروز حکایت سُن لیجئے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عُمر بن سلیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اپنے حوّاریوں کے پاس اس حالت میں تشریف لے گئے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے جسمِ اَنور پر اُون کا جُبّہ تھا اور ایک عام سی شلوار پہنی ہوئی تھی، ننگے پاؤں تھے اور سر پر بھی کوئی کپڑا وغیرہ نہیں تھا، آنکھوں سے آنسو رَواں تھے، بُھوک (Hunger) کی وَجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا رَنگ مُتغَیِّر (تبدیل) ہو گیا تھا اور پیاس کی شِدّت سے ہونٹ بالکل خُشک ہو چکے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حَواریوں کو سلام کیا اور کچھ نصیحتیں کرنے کے بعد زَبان کی حفاظت کے بارے میں مدنی پُھول لُٹاتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم فُضول گوئی سے بچتے رہو، کبھی بھی ذِکْرُ اللہ کے علاوہ اپنی زبان سے کوئی لفظ نہ نکالو، ورنہ تمہارے دل سَخت ہو جائیں گے، بے شک دل نَرم ہوتے ہیں لیکن فُضول گوئی اِنہیں سَخت کر دیتی ہے۔ اور جس شخص کا دل سَخت ہو جائے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ (عیون الحکایات، ۱/۱۸۵ ملتقطا)

بولوں نہ فضول اور رہیں نیچی نگاہیں
آنکھوں کا زباں کا دے خدا قفلِ مدینہ

دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں
ہر عضو کا عطار لگا قفلِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمم، ۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت میں اللہ پاک کے نبی حضرت سَیِّدُنا عیسی رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حَواریوں کو جو نصیحتیں فرمائیں ان میں فُضول گوئی سے بچنے اور اپنی زبان کو ذِکْرُ اللہ سے تَر رکھنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ فُضول گوئی دل کی سَختی کا بھی

www.dawateislami.net

سبب ہے۔یادرکھئے!اس زبان کے ذَریعے ہم جہاں ذکرودُرُود، نعت وبیان اور نیکی کی دعوت دے کر نیکیاں کرکے جنّت کی اَبَدی نعمتوں کی حقدار بن سکتی ہیں وہیں اس کے غلط استعمال مثلاً کسی کی غیبت کرنے ، چغلی کھانے ، گالی دینے وغیرہ گناہوں کی مُرتکب ہوکر عذابِ نار میں گرفتار بھی ہو سکتی ہیں۔افسوس!فی زمانہ زبان کی حفاظت کا تصوُّر تقریباً ختم ہوتا جارہاہے،ہمیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہے کہ گوشت کا یہ چھوٹا سا ٹکڑا جو دو ہونٹوں اوردوجبڑوں کے پہرے میں ہے،کس طرح ہمارے پورے وُجُود کو دُنیوی واُخروی مَصائب میں مُبتلا کر سکتاہے۔مگر نتائج (Results)سے بے پرواہ ہوکر بغیر سوچے سمجھے بولتے رہنا ہماری عادت بن چکی ہے،یادرکھئے!ہماری زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ اللہ کریم کے معصوم فرشتے لکھتے ہیں جیسا کہ پارہ 26 سُوْرَۃُ قٓ کی آیت نمبر 18 میں ارشادِ ربِّ کریم ہے:

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان:کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک مُحافظ تیار نہ بیٹھا ہو

تم پر کچھ نگہبان ہیں:

حضرت سیِّدُنا عطاء بن اَبی رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:تم سے پہلے کے لوگ فُضُول کلام ناپسند کرتے تھے اور ان کے نزدیک قرآن وسُنَّت،نیکی کی دعوت دینے،بُرائی سے منع کرنے اور دُنیاوی زندگی کی ضرورت کے علاوہ ہر کلام فضول تھا،کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ بے شک تم پر کچھ مُعَزَّز لکھنے والے نگہبان ہیں جن میں ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں،کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک مُحافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔کیا تم میں سے کوئی اس بات سے حیا نہیں کرتا کہ جب اس کا نامَۂ اعمال

کھولا جائے کہ جسے اس نے اپنے دن کی اِبتدا ہی میں بھر دیا تھاتواس میں اکثروہ باتیں ہوں جن کا دین ودنیا سے کوئی تعلق نہ ہو۔(احیاء العلوم،۳/۳۴۸)

میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ
کروں تیری حمد وثنا یاالٰہی
(وسائل بخشش مرمم،۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ ہماری زبان سے نکلا ہوا ہر ایک لفظ فرشتے لکھتے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے کہ ہم دن بھر میں نہ جانے کتنی فضول گفتگو کرتی ہیں، نہ جانے کتنے لوگوں کی غیبت وچغلی کرتی ہیں، نہ جانے کیسی کیسی فحش باتیں اپنی زبان سے نکالتی ہیں، اپنی چَرب زبانی سے کتنوں کو لاجواب کردیتی ہیں ، فضول بحث ومُباحَثہ میں کوئی ہم سے جیت نہیں سکتا مگر کبھی ہم نے یہ بھی سوچا کہ ان فضول باتوں اور بحثوں سے دنیا میں ہم لوگوں کو خاموش تو کروا سکتی ہیں، ان پر اپنی دھاک تو بٹھا سکتی ہیں لیکن کل بروزِ قیامت جب میدانِ محشر قائم ہو گا ، حُضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی اپنی اُمّتوں کے ساتھ جلوہ فرما ہوں گے ، اولیائے کرام اور ہمارے وہ مُتعلقین اور محبین بھی موجود ہوں گے جن کے سامنے دنیا میں ہماری عزت تھی ایسے میں سورج آگ برسا رہا ہو گا، تانبے(Copper) کی دہکتی زمین ہو گی اور ہر ایک نے اپنے نامۂ اعمال کو سب کے سامنے پڑھ کر سُنانا ہو گا۔ چنانچہ پارہ 15 سُورۂ بنی اِسرائیل آیت نمبر13،14 میں ارشادِ خُداوندی ہے:

وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ تَرجَمۂ کنزالایمان: اوراس کے لئے قیامت کے دن ایک

www.dawateislami.net

مَنۡشُوۡرًا ﴿۱۳﴾ اِقۡرَاۡ کِتٰبَکَ ؕ کَفٰی بِنَفۡسِکَ الۡیَوۡمَ عَلَیۡکَ حَسِیۡبًا ﴿۱۴﴾

نَوِشتہ (تحریر) نکالیں گے جسے کُھلا ہوا پائے گا، فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ (اعمال) پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ذرا سوچئے! بروزِ محشر اس وقت تمام اَوّلین وآخرین کی موجودگی میں اپنا وہ نامۂ اعمال کس طرح پڑھ کر سُنائیں گی؟ جو فُضول گفتگو سے بھرپور ہو گا، جو نامۂ اعمال گالی گلوچ اور بدکلامی سے آلُودہ ہو گا، جس میں مسلمانوں سے مُتَعَلِّق دل توڑنے والے جُملے موجود ہوں گے، جس نامۂ اعمال میں مسلمانوں کی غیبت و چُغلی اور جھوٹ جیسے گُناہ موجود ہوں گے؟ وہ نامۂ اعمال سب کے سامنے کیسے سُنا پائیں گی، کیسے لوگوں سے آنکھیں ملا پائیں گی؟ لہٰذا ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ کم سے کم گفتگو کریں اور فضول باتوں سے بچتے ہوئے صرف کام کی بات کریں یا اچھی بات کریں کیونکہ فُضول باتیں کرنے میں ہمارا نُقصان ہی نُقصان ہے، حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ چار وُجُوہات کی بِنا پر فُضول باتوں کے نُقصان بیان کرتے ہیں: (1) فُضُول باتیں کِراماً کاتِبین (یعنی اعمال لکھنے والے فِرِشتوں) کو لکھنی پڑتی ہیں، لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ ان سے شَرم کرے اور انہیں فُضول باتیں لکھنے کی تکلیف نہ دے۔ (2) فُضُول باتوں کی مَذَمَّت میں دوسری وجہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بات اچھّی نہیں کہ فضول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ اللہ کریم کی بارگاہ میں پیش ہو۔ (3) فُضُول باتوں کی مَذَمَّت کی تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ کے دربار میں تمام مخلوق کے سامنے بندے کو حکم ہو گا کہ اپنا اعمال نامہ پڑھ کر سناؤ! اب قِیامت کی خوفناک سختیاں اس کے سامنے ہوں گی، انسان بے لباس ہو گا، سخت پیاسا ہو گا، بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہو گی، جنَّت میں جانے سے روک دیا گیا ہو گا اور ہر قسم کی راحت اُس پر بند کر دی گئی ہو گی، (غور کیجئے ایسے تکلیف دِہ حالات میں فُضُول باتوں سے

www.dawateislami.net

بھرپور اعمال نامہ پڑھ کر سُنانا کس قدَر پریشان کُن ہوگا!)(4) **فُضول باتوں کی مَذمّت کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ** بروزِ قیامت بندے کو فُضول باتوں پر مَلامت کی جائے گی اور اُس کو شرمندہ کیا جائے گا۔ بندے کے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہوگا اور وہ اللہ پاک کے سامنے شرم ونَدامت سے پانی پانی ہو جائے گا۔

(مِنهاجُ العابِدین، ص ٦٧)

میری زبان تَر رہے ذِکر و دُرود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضول

(وسائل بخشش مرمم، ص ٢٤٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بروزِ محشر اس رُسوائی سے خود کو بچانے کیلئے زبان کی حفاظت کا ذِہن بنایئے، فُضول گفتگو سے بچنے کی عادت بنایئے کہ کم بولنا ایسا عمل ہے کہ اس پر ابُوالبشر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے اس کا عہد (Promise) لیا گیا ہے، چنانچہ

ابّا جان! آپ بولتے کیوں نہیں؟

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام جب زمین پر بھیجے گئے تو آپ کی خوب اولاد ہوئی۔ ایک دن آپ کے بیٹے، پوتے اور پڑپوتے سب آپ کے پاس جمع ہو کر باتیں کر رہے تھے جبکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام خاموش بیٹھے رہے اور کوئی گفتگو نہ فرمائی۔ اولاد عرض گزار ہوئی: ابا جان! کیا بات ہے ہم گفتگو کر رہے ہیں اور آپ خاموش ہیں؟ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹو! جب اللہ کریم نے مجھے اپنے قُرب (یعنی جنت) سے زمین

www.dawateislami.net

پر اُتارا تو مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ اے آدم! گفتگو کم کرنا یہاں تک کہ میرے قُرب میں لوٹ آؤ۔

(تاریخ بغداد، ۷/ ۳۳۹، رقم: ۳۸۴۳: ابو علی مؤدب حسن بن شبیب)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ کم سے کم گفتگو کرنے کی کس قدر اَہمیَّت ہے کہ خود ربِّ کریم اپنے برگزیدہ نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو کم گفتگو کرنے کا حکم ارشاد فرما رہا ہے تو ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرنے اور اسے فضول باتوں سے بچانے کیلئے کس قدر اِحتیاط کی حاجت ہے۔ افسوس صد افسوس! ہم نہ زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کا ذہن رکھتی ہیں اور نہ کثرتِ کلام اور بے تحاشا فضول گفتگو کرنے سے گھبراتی ہیں۔ یہ زبان ہی تو ہے جس کے غلط استعمال کی وجہ سے کئی لوگ جہنّم (Hell) میں داخل کئے جائیں گے، جیسا کہ

بُری بات دوزخ میں اوندھے منہ گرائے گی!

حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک روز گھر سے باہر تشریف لائے اور سُواری پر سُوار ہوئے تو حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُبارک منہ کی طرف اشارہ کرکے ارشاد فرمایا: نیکی کی بات کے علاوہ خاموش رہنا۔ عرض کی: ہم زبان سے جو کچھ بولتے ہیں کیا اس پر اللہ پاک ہماری پکڑ فرمائے گا؟ تو سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے مُعاذ! تمہیں تمہاری ماں روئے! زبانوں کا کہا ہوا ہی لوگوں کو اوندھے منہ جہنم میں گرائے گا۔ تو جو اللہ کریم اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا بُری بات سے خاموش رہے۔ (پھر ارشاد فرمایا:) اچھی بات کہو

فائدے میں رہو گے اور بُری باتوں سے خاموش رہو سلامت رہو گے۔(مستدرک حاکم، کتاب الادب، قولوا خیرا تغنموا۔۔۔الخ، ۵/۴۰۷، حدیث: ۷۸۴۴، بتغیر قلیل)

فضول اور بیکار باتوں کے بدلے

کروں کاش! ہر دم مدینے کی باتیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ۲۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے فائدہ گفتگو کی تعریف:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سلامت رہنے کا کتنا پیارا نسخہ اِرشاد فرمایا کہ سلامتی اسی میں ہے کہ بندہ اپنی زبان سے اچھی بات نکالے اور بُری باتوں سے بچتا رہے۔ یاد رکھئے! زبان کا قُفلِ مدینہ لگانے اور فضُول گفتگو کی آفات سے بچنے میں ہم اسی وقت کامیاب ہو سکیں گی جب ہمیں معلوم ہو کہ فضول گفتگو کہتے کسے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے فائدہ گفتگو کی تعریف (Definition) یہ ہے کہ تمہارا ایسا کلام کرنا کہ اگر اس سے رُک جاتے تو گناہ گار نہ ہوتے اور نہ ہی فی الحال یا آئندہ کوئی نقصان ہوتا۔ مثلاً تم کسی مجلس میں لوگوں کے سامنے اپنے سفر کا ذکر کرو اور اس میں جو پہاڑ اور نہریں دیکھیں اور جو واقعات تمہارے ساتھ پیش آئے انہیں بیان کرو اسی طرح جو کھانے اور کپڑے تمہیں اچھے لگے انہیں اور مختلف شہروں کے مشائخ کی تعجب خیز باتیں اور ان کے تعجب انگیز واقعات ذکر کرو۔ تو یہ وہ امور ہیں کہ اگر تم انہیں بیان نہ بھی کرتے تب بھی گنہگار نہ ہوتے اور نہ ہی کوئی نقصان اُٹھاتے۔ پھر اگرچہ تم اس بات کی بھرپور

www.dawateislami.net

کوشش کرو کہ واقعہ بیان کرنے میں کوئی کمی بیشی نہ ہو جائے اور نہ اس میں کسی کی غیبت اور نہ مخلوقِ خُدا کی مَذمّت ہو، ان ساری احتیاطوں کے باوجود بھی تم اپنا وقت برباد کرنے والے ہوگے۔ اور فضول گفتگو کی آفات سے کیسے بچ سکو گے۔ (احیاء العلوم، ۳/۳۴۵، ملتقطاً)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ بے فائدہ کلام سے مُراد یہ ہے کہ جس کے نہ کرنے سے کوئی نقصان نہ ہو، بس ہمیں بات کرنے سے پہلے اس کے نتیجے پر غور کرلینا چاہیے کہ اس سے میری آخرت کا کوئی فائدہ ہے یا نہیں اگر فائدہ ہو تو کی جائے ورنہ خاموشی اختیار کی جائے۔ ہمارے ذہنوں میں اگر فضول اور بے ہودہ گفتگو کے سبب بروزِ محشر رُسوائی کا تصور ہو گا تو ہم کم گفتگو کرنے والی اور فُضُول گفتگو سے بچنے والی بن جائیں گی کیونکہ جسے کوئی دُنیاوی فکر لاحق ہوتی ہے تو اس کا دل اسی کی طرف لگا رہے گا، مثلاً کسی کے ماں باپ یا رشتہ دار کا اچانک انتقال (Death) ہو جائے، یا چلتا ہوا کاروبار اچانک کسی حادثے کا شکار ہو جائے، بات بات پر گھریلو جھگڑے شروع ہو جائیں تو بندے پر خاموشی طاری ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر ہمیں جہنم کے عذابات کا تذکرہ سن کر فکرِ آخرت نصیب ہو جائے، خوفِ خدا سے ہمارا دل لرز جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے لبوں پر بھی خاموشی طاری ہو جائے گی۔ مگر ہم تو کسی پل خاموش نہیں رہتی، ہر وقت بغیر سوچے سمجھے بولے چلی جاتی ہیں۔ اگر ہم اپنے پیارے آقا مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مُبارکہ کا مُطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہت کم گفتگو فرمایا کرتے تھے اکثر خاموش رہا کرتے تھے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہت زیادہ خاموش رہا کرتے تھے۔

(مسند امام احمد، مسند البصریین، حدیث جابر بن سمرة، ۷/۴۰۴، حدیث: ۲۰۸۳۶ ملتقطا)

www.dawateislami.net

حکیمُ الامت حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خاموشی سے مُراد ہے دُنیاوی کلام سے خاموشی، ورنہ حضورِ اقدس (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زبان شریف اللہ (پاک) کے ذکر میں تر رہتی تھی، لوگوں سے بلاضرورت کلام نہیں فرماتے تھے، یہ ذکر ہے جائز کلام کا، ناجائز کلام تو عُمر بھر زبان شریف پر آیا ہی نہیں۔ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) سراپا حق ہیں، پھر آپ تک باطل کی رسائی کیسے ہو۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۸۱)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نہ صرف خود زبان کی حفاظت فرماتے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُمَّت کو بھی خاموشی اختیار کرنے کی بہت زیادہ ترغیب دلائی بلکہ تاکید فرمائی ہے، آیئے! خاموشی کے فضائل پر مشتمل 6 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے۔ چنانچہ،

(1) ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں سب سے عمدہ اور سب سے آسان عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابیِ رسول نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیوں نہیں، ضرور ارشاد فرمایئے۔ ارشاد فرمایا: وہ حُسنِ اخلاق اور طویل خاموشی ہے ان دونوں کو لازمی اختیار کرلو کیونکہ تم اللہ کریم کی بارگاہ میں ان جیسا کوئی اور عمل نہیں لے جاسکتے۔'' (موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وآداب اللسان، ۷/ ۳۴۶، حدیث: ۶۵۰)

(2) ارشاد فرمایا: خاموشی سب سے بلند عبادت ہے۔ (تاریخ اصبھان لابی نعیم، ۲/ ۳۴، رقم: ۹۹۹، عبد اللہ بن محمد بن موسی البازیار)

(3) ارشاد فرمایا: جو سلامت رہنا چاہتا ہے اُس پر خاموشی لازم ہے۔ (مسند ابی یعلٰی، مسند انس بن مالک، ۳/

۱۷۲،حدیث:۳۵۹۵)

(4)ارشاد فرمایا:جو خاموش رہا اس نے نَجات پائی۔(ترمذی،کتاب صفۃ القیامۃ،رقم:۲۵۰۹، ۲۲۵/۴)

(5)ارشاد فرمایا:بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت نہیں پا سکتا جب تک اپنی زبان کو روکے نہ رکھے۔

(المعجم الاوسط،حدیث:۶۵۶۳، ۵۵/۵)

(6)ارشاد فرمایا:خُوشخبری ہے اس شخص کیلئے جو اپنا زائد کلام بچا کر رکھے اور زائد مال خرچ کر دے۔

(المعجم الکبیر،مسند رکب المصری،رقم:۴۶۱۶، ۷۲/۵)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ خاموشی کے کس قدر فضائل ہیں **خاموشی اختیار کرنا** عُمدہ عمل ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** بہترین عبادت ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** سلامتی کی دلیل (Proof) ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** باعثِ نجات ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** ایمان کی حقیقت کو پانے کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا ان احادیثِ مُبارَکہ میں بیان کردہ فضائل کو پانے کیلئے خود بھی زبان کی حفاظت کیجئے اور اپنے گھر والوں کو بھی زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کا ذہن دیجئے کیونکہ بسا اوقات غیر ضَروری باتیں کرتے کرتے "گناہوں بھری" باتوں میں جا پڑنے کا قَوی اِمکان رہتا ہے لہٰذا خاموشی ہی میں بھلائی ہے۔

یارب نہ ضَرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں! اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمم،۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "انفرادی کوشش"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! زبان کی حفاظت کا جذبہ پانے اور فُضول گوئی سے خود کو بچانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر خُوب حصّہ لیجئے۔ 8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "انفرادی کوشش" بھی ہے آپ تمام اسلامی بہنوں کی بارگاہ میں مدنی التجا ہے کہ نئی نئی اسلامی بہنوں پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اِنھیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مُنسلک کیجئے، مُعلِّمَہ، مُبلِّغَہ اور مُدرِّسہ بنا کر دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام بڑھایئے۔ وہ اسلامی بہنیں جو پہلے آتی تھیں مگر اب نہیں آتیں، بالخصوص اُن پر اِنفرادی کوشش کر کے اُنہیں مَدَنی ماحول سے دوبارہ وابَستہ کیجئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں: دعوتِ اسلامی کا 99 فی صد مدنی کام انفِرادی کوشش سے ممکن ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انفرادی کوشش کی برکت سے کئی اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو چکی ہیں آیئے! آپ کی ترغیب وتحریص کے لئے انفرادی کوشش کی ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے چنانچہ

گناہوں کے دلدل سے کیسے نکلی؟

ایک اسلامی بہن کے بارے میں آتا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل وہ فکرِ آخرت سے غافل تھیں۔ اس گناہوں بھری زندگی سے نجات کی ترکیب یوں بنی کہ کسی نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تالیف "فیضانِ سنّت" اور کچھ رسائلِ عطاریہ بطورِ تحفہ ان کے گھر بھجوا

دیے۔یوں انہیں علم و عرفان کے موتیوں سے لبریز تالیف ”فیضانِ سنّت“ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آسان وشائستہ الفاظ اور عشقِ رسول کی خوشبوؤں سے معطر و معنبر اس تحریر نے گویا ان کے اندر ایک نئی روح پھونک دی۔ جس کی برکت سے ان کے اخلاق و کردار اور عمل میں دن بدن مثبت تبدیلیاں رونما ہونے لگیں۔ مزید کرم یہ ہوا کہ کچھ اسلامی بہنوں کی انفرادی کوشش کی برکت سے انہیں دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول میسر آگیا، جس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ انہیں اپنی گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی توفیق نصیب ہوگئی اور وہ اپنی قبر و آخرت کی بہتری کے لیے سنّتوں بھری زندگی گزارنے میں مشغول ہوگئیں۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیوض و برکات حاصل کرنے لیے عطاریہ بھی بن گئیں۔ تادمِ تحریر علاقائی مشاورت کی ذمّہ دار کی حیثیّت سے حسبِ توفیق دینِ متین کی خدمت کر رہی ہیں۔(انوکھی کمائی، ص 21)

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو　　　　اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو

"اگر آپ کو بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں مدنی بہار مکتب پر جمع کروادیں."

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فضول گوئی کے نقصانات

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہم فضول گوئی کی مذمت کے بارے میں سُن رہی ہیں۔ یاد رکھئے! بے سوچے سمجھے بول پڑنا بے حد خطرناک نَتائج کا حامل ہو سکتا اور اللہ پاک کی ہمیشہ ہمیشہ کی ناراضی کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ یقیناً زبان کا قُفلِ مدینہ لگانے یعنی اپنے آپ کو غیر ضَروری باتوں سے بچانے ہی میں عافیّت

www.dawateislami.net

ہے کیونکہ جو شخص زیادہ بولتا ہے عُموماً خطائیں (Mistakes) بھی زیادہ کرتا ہے، راز (Secret) بھی فاش کر ڈالتا ہے۔ غیبت و چغلی اور عیب جُوئی جیسے گناہوں سے بچنا بھی ایسے شخص کیلئے بَہُت دشوار ہوتا ہے بلکہ فضول بولنے کا عادی بعض اوقات مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کُفریات بھی بک ڈالتا ہے۔ آیئے! فضول گوئی کے چند نقصانات کے بارے میں سنئے، چنانچہ

(1) اپنی عزت گنوادیتا ہے:

یہ ایک حقیقت ہے کہ خاموشی اختیار کرنے میں ندامت وشَرمندگی کا اِمکان بہت کم ہوتا ہے جبکہ زیادہ بولنے والے شخص کو غلطی ہوجانے پر بارہا مُعافی مانگنی پڑتی ہے اوردل میں یہ پچھتاوا بھی رہتا ہے کہ اگر اس موقع پر کچھ نہ بولا ہوتا تو اچھا ہوتا چونکہ میرے بولنے پر سامنے والے نے مجھے کھری کھری سُنا کر چار آدمیوں میں ذلیل کردیا جس سے میری عزت وو قار بھی خراب ہوا۔ یوں فضول گوئی کرنے والا شخص اپنی عزّت گنوابیٹھتا ہے، حضرت سیّدنا محمد بن نضر حارثی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے: زیادہ بولنے سے وقار یعنی رُعب (Dignity) جاتا رہتا ہے۔ (الموسوعۃ لابن ابی الدنیا، رقم:۷، ۵۲/۶۰)

یاالٰہی! فالتو باتوں کی عادت دور ہو
کاش! لب پر کوئی بھی جاری نہ ہو بے جا کلام

(وسائل بخشش مرمم، ۲۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) فحش کلامی کرتا ہے:

فضول باتیں کرنے کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسا شخص بالآخر فحش گفتگو اور بے حیائی کی باتیں

www.dawateislami.net

بھی کرنے لگتا ہے جو انتہائی بُرا کام ہے اور کسی مسلمان کو ایسی گفتگو کرنا بالکل زیب نہیں دیتا کہ حدیثِ پاک میں ہے: مومن عیب نکالنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گو اور بے حیا نہیں ہوتا۔ (ترمذی، ۳/ ۳۹۳، حدیث: ۱۹۸۴) اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر خوب بے شرمی و بے حیائی کی باتیں کرکے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں۔

(3) غیبت اور لڑائی جھگڑے میں مبتلا ہو جاتا ہے:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! فضول باتیں اور فضول سوالات عام طور پر غیبت اور لڑائی جھگڑے کا باعث بھی بن جاتے ہیں اگر کسی صحیح مقصد کیلئے کوئی بات پوچھی جائے تو حرج نہیں ہے لیکن عموماً سوالات کا صحیح مقصد نہیں ہوتا بلکہ پوچھنا برائے پوچھنا ہوتا ہے مثلاً بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کسی کی چیز دیکھی تو اس سے پوچھنے بیٹھ جاتے ہیں یہ کتنے میں لی ہے؟ کہاں سے خریدی ہے؟ اس کی گارنٹی کتنے سال کی ہے؟ یاد رکھئے! بلا وجہ یہ باتیں پوچھنا فُضول گفتگو میں شمار ہوتا ہے اور آخرت میں اس کا حساب دینا ہو گا۔ بسا اوقات ان سوالات سے غیبت و چغلی اور لڑائی جھگڑوں کا دروازہ کھل جاتا ہے مثلاً کسی نے کرائے پر مکان لیا تو سوال ہوتا ہے کتنے کمروں کا ہے؟ کرایہ کتنا ہے؟ اور مکان مالک کیسا ہے؟ مالک مکان کے بارے میں یہ سوال بہت خطرناک ہے اس کا جواب عموماً بلا اجازتِ شرعی کچھ اس طرح گناہوں بھرا ملتا ہے کہ ہمارا مکان مالک بہت سخت مزاج ہے۔ بے رحم ہے اور خَر دماغ ہے، کرائے میں ایک دن کی بھی تاخیر برداشت نہیں کرتا۔ یاد رکھئے! یہ سب غیبت کے زُمرے میں آتا ہے اور کسی مسلمان کی غیبت کرنا خود کو ہلاکت میں مبتلا کرنا ہے چنانچہ غیبت کی تباہ کاریاں صفحہ 26 پر ہے: غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے *غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے* بکثرت غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی* غیبت سے نَماز روزے

کی نورانیّت چلی جاتی ہے *غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں* غیبت نیکیاں جلادیتی ہے *غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخِر میں جنّت میں داخِل ہو گا، اَلغَرَض غیبت گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

(4) کفریات بول دیتا ہے:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! فی زمانہ علم سے دُوری کی وجہ سے بعض لوگ اس قدر بے لگام ہوتے جارہے ہیں کہ جو مُنہ میں آتا ہے فوراً بک دیتے ہیں لمحہ بھر بھی نہیں سوچتے میں کیا کہہ رہا ہوں؟ فضول گوئی کی یہ عادت آدمی کو نہ بولنے کا بُلواتی اور ناکوں چنے چبواتی ہے اور بعض اوقات بندہ اپنی زبان سے کفریہ کلمات نکال کر اپنے سب سے قیمتی سرمائے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے مگر اسے کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی کہ وہ مسلمان نہیں رہا اور اس کا نکاح بھی ٹوٹ گیا، بعض لوگ تو بڑے ہی بے حس ہوتے ہیں، بات بات پر خوامخواہ اس طرح تائید طلب کرتے ہیں کیوں بھئی! ٹھیک ہے نا! میں غَلَط تو نہیں کہہ رہا!" کیا خیال ہے آپ کا؟" اب بات لاکھ ناقابلِ قبول ہو مگر نہ چاہتے ہوئے بھی ہاں میں ہاں ملا کر جھوٹ بولنے کا گناہ کرنا پڑتا ہے، اس طرح فضول بولنے والے لوگ کبھی تو گمراہی کی باتیں بلکہ **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ! کفریات بک کر بھی حسبِ عادت تائید حاصل کرتے ہیں اور اس طرح کے جملے مثلاً: "کیوں جی ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟" کہہ کر اور سامنے والے سے ہاں کہلوا کر بعض اوقات اس کا بھی ایمان برباد کروادیتے ہیں؟ کیونکہ ہوش وحواس کے ساتھ کفر کی تائید بھی کفر ہے۔ کفریہ کلمات کے بارے میں مزید اہم معلومات کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

www.dawateislami.net

یارَبّ ! نہ ضرورت کے سوا کبھی کچھ بولوں
اللہ زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ
(وسائل بخشش مرمم،۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یاد رکھئے! فضول گفتگو ہر طرح سے قابلِ مذمت ہے۔اس بارے میں امام غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس میں بے فائدہ کلام بھی شامل ہے اور وہ کلام بھی جو مفید تو ہو لیکن حاجت سے زائد ہو کیونکہ مُفید کام کو مختصر گفتگو کے ذریعے بھی ذکر کرنا ممکن ہے اور بڑھا چڑھا کر اور تکرار کے ساتھ بھی ذکر کرنا ممکن ہے۔جب ایک کَلِمہ کے ذریعے اپنے مقصود کو ادا کر سکتا ہے لیکن اس کے باوجود دو کلمے کہتا ہے تو دوسرا کلمہ فضول یعنی حاجت سے زائد ہو گا اور یہ بھی مذموم ہے۔ (احیاء العلوم، ۳/۱۴۱) لہٰذا زبان کی حفاظت کرنے کیلئے فضول باتوں سے بچنا بے حد ضروری ہے ہمارے بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی ہر ہر ساعت ذِکْرُ اللہ میں بسر ہوتی تھی مگر پھر بھی وہ نیک لوگ زبان کی کس قدر حفاظت کیا کرتے تھے، آیئے! اس بارے میں ان ہستیوں کے مُبارک اقوال سُنئے ، چُنانچہ

کہیں یہ فُضول کلام نہ ہو:

❖ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ گفتگو سے بچنے کے لئے اپنے مُنہ میں کنکری رکھا کرتے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کرتے: یہی وہ چیز ہے جو مجھے ہلاکت کی جگہوں پر لے گئی ہے۔

❖ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک شخص مجھ سے کوئی بات کرتا ہے تو اس کا جواب

www.dawateislami.net

دینا مجھے اتنا زیادہ مرغوب و پسندیدہ ہوتا ہے جتنا ایک پیاسے شخص کو ٹھنڈا پانی بھی نہیں ہوتا لیکن میں اس خوف سے اس کا جواب نہیں دیتا کہ کہیں یہ فضول کلام نہ ہو۔

(احیاء العلوم، ۳/ ۳۴۸)

❖ حضرت سیِّدُنا موسٰی بن علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک راہِب (یعنی دنیا سے الگ تھلگ عبادت میں مشغول شخص) کا قول ہے کہ عورت کی زینت شرم و حیا اور عقل مند کی زینت خاموشی ہے۔ (ایک چپ سو سکھ، ص۱۶)

❖ حضرت سیِّدُنا رُبَیع بن خُثَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیس سال تک دُنیاوی گفتگو نہیں کی۔ جب صبح ہوتی تو دَوات، کاغذ اور قلم رکھتے اور جو گفتگو بھی کرتے اسے لکھ لیتے پھر شام کے وقت اپنے نفس کا مُحاسبہ کرتے۔ (احیاء العلوم، ۳/ ۳۴۸)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین کے نزدیک زبان کی کس قدر اہمیت تھی کہ یہ نیک لوگ ہر گھڑی ذکر و دُرُود میں بسر کرنے کے باوجود بھی فضول گفتگو سے بچنے کیلئے مُنہ میں پتھر (Stone) رکھا کرتے تھے اور کوئی بات کرتے تو اسے لکھ لیا کرتے اور شام کو اس کے بارے میں غور و فکر کرتے تھے۔ فی زمانہ اس کی جھلک ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ میں نظر آتی ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صرف خود ان بزرگوں کی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہیں بلکہ آپ کے فیضِ تربیت سے لاکھوں لوگ بھی راہِ ہدایت پر گامزن ہو چکے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں زبان کی حفاظت کے بارے میں کئی مَدَنی اِنعامات عطا فرمائے ہیں: مثلاً ایک مدنی انعام میں فرماتے ہیں: آج آپ نے کسی سے ایسے فُضول سوالات تو نہیں کئے جن کے ذَرِیعے مُسلمان عموماً جُھوٹ کے گناہ

www.dawateislami.net

میں مُبتلا ہو جاتے ہیں ؟(مثلاً بلاضَرورت پوچھنا آپ کو ہمارا کھانا پسند آیا؟وغیرہ)ایک مدنی انعام ہے: کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہر) کسی پر تُہمت تو نہیں لگائی کسی کا نام تو نہیں بگاڑا؟ کسی سے گالی گلوچ تو نہیں کی؟اسی طرح ایک مدنی انعام ہے: کیا آج آپ کو جُھوٹ، غیبت، چُغلی، حسد، تکبُّر اور وعدہ خِلافی سے بچنے میں کامیابی حاصل ہوئی ؟ایک مدنی انعام ہے: کیا آج آپ نے زَبان کا قُفلِ مدینہ لگاتے ہوئے فُضول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ اَشارے سے اور کم اَزْکم 12 بار لکھ کر بات کی ؟

غور کیجئے! بیان کردہ مدنی انعامات میں سے ہر ایک زبان کی حفاظت سے مُتَعَلِّق ہے۔ ہمیں بھی فُضول گوئی سے پیچھا چُھڑانے اور خاموشی کی عادت ڈالنے کے لئے روزانہ کم از کم 12 بار لکھ کر گفتگو کرنی چاہیے اگر کوشش کریں گی تو رفتہ رفتہ ہر بات لکھ کر کرنے کی عادت بن جائے گی مگر لکھ کر گفتگو کرتے وقت بھی اس بات کالحاظ رکھنا بے حد ضروری ہے کہ وہ باتیں فُضول نہ ہوں کیونکہ فُضُول بات لکھ کر کرنا بھی منع ہے۔

اللہ کریم ہمیں فضول اور بے ہودہ باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی زبان کو ذکرو درود سے تر رکھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دَم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ
ہماری فالتو باتوں کی عادت دُور ہو جائے
لگائیں مُستقل قفلِ مدینہ لب پہ ہم مولیٰ

(وسائل بخشش مرمم،۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی انعامات

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم وبیش 104 شعبہ جات (Departments) میں دینِ متین کی خدمت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔ ان شعبہ جات میں سے ایک **مجلس مدنی انعامات** بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش کے مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعاتُ المدینہ و مَدارِسُ المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانے اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب دِلانے کیلئے مجلس مدنی انعامات کا قیام عمل میں لایا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کاش! دیگر فرائض و سُنَن کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مَدَنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستورُ العَمَل بنالیں اور تمام ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے حلقے میں ان (مَدَنی انعامات کے رسائل) کو عام کردیں اور ہر مسلمان اپنی قبرو آخِرت کی بہتری کیلئے ان مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ پاک کے فضل وکرم سے جَنّتُ الفِردوس میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔ آیئے! ہم بھی نِیَّت کریں کہ نیکی کے اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گی اور نہ صرف خود عمل کریں گی بلکہ دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

www.dawateislami.net

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم نے زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کی اہمیت اور افادیت سے مُتعلق بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، یقیناً

☆ زبان کی حفاظت کرنے سے اللہ کریم کی رضا نصیب ہوتی ہے۔

☆ زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کی برکت سے سلامتی نصیب ہوتی ہے۔

☆ خاموشی سب سے بلند عبادت ہے۔

☆ خاموشی عقل مند کی زینت ہے۔

☆ فُضول گوئی سے بچنے والے کو حکمت و دانائی عطا کی جاتی ہے۔

☆ کثرت کلام اور فضول باتوں کی عادت ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے۔

☆ فضول اور بے ہودہ باتیں ربِّ کریم کو ناپسند ہیں۔

اللہ کریم ہمیں فضول گفتگو سے بچتے ہوئے زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

غیبت سے بچنے کی دعا

حضرتِ علامہ مَجدُ الدِّین فیروز آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَنقول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو اور کہو: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد** تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ایک فِرِشتہ مُقرَّر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے بازرکھے گا۔ اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد** تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے بازرکھے گا۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　**صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں

www.dawateislami.net

اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا　　　جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پھول" سے بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب سُنئے: ☆ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ☆ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشْفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ☆ چلاّ چلاّ کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ☆ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ☆ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ☆ جب تک دوسرا بات کرے، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ☆ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

www.dawateislami.net

کے مطابق بات کی جائے۔☆بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے۔(فتاوٰی رضویہ،۲۱/۱۲۷)اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔(کتابُ الصَّمْت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا،۷/۲۰۴ حدیث:۳۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کُتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"**،اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد